نقش نعلین پاک کی فضیلت اور چند احکام

ریفرنس نمبر:Lar6344
تاریخ:27-02-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:

(1)حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نعلین پاک کا نقش لگانے کی کیا فضیلت وفائدہ ہے؟

(2)نقشِ نعلین پاک کوزمین پر رکھنا کیسا؟

(3)اگر کوئی شخص کہے کہ یہ نقش نعلین مبارک جو لوگوں میں مشہور ہے، اصل نہیں ہے، آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نعلین مبارک اور قسم کا تھا، اس لیے وہ نعلین مبارک نہ لگانے دے، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1)ہمارے آقا ومولا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کا نقش بنا کر اپنے پاس رکھنا یا لگانا باعث برکت ہے، جس کے فوائد بے شمار ہیں اور اس کی فضیلت وبرکت پر ائمہ کرام نے باقاعدہ کتب تصنیف فرمائیں اوران میں نعلین پاک کے نقشے تحریر فرمائے اور نقش مبارک کو بوسہ دینے، آنکھوں سے لگانے، سرپر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفعِ امراض (بیماری دور کرنے) وحصولِ اغراض (غرض ومقصد حاصل کرنے) میں اس سے توسل کرتے رہے اور بفضلِ الٰہی عظیم وجلیل برکات وآثار اس سے پاتے رہے ہیں۔ علما فرماتے ہیں جس کے پاس نعلین مبارک کا نقش ہوگا، وہ ظالموں کے ظلم، حاسدوں کی نظر اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو ہمیشہ پاس رکھے گا، لوگوں میں معزز ہوگا ،اسے زیارت روضہ مقدسہ نصیب ہوگی یا خواب میں زیارتِ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مشرف ہوگا، جس قافلہ میں نقشِ نعل پاک ہو، نہ لٹے، جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے، جس مال میں ہو چُوری نہ ہو، جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو، جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں پوری ہو، اس باب میں حکایت صلحا وروایات علما بہت زیادہ ہیں۔

علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری مطالع المسرات میں فرماتے ہیں: ”وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوه له من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنه وذکروا له خواصا و برکات وقد جربت وقال فیه اشعارا کثیرۃ والفوا فی صورتہ وروہ بالاسانید وقد قال القائل:۔

اذا ما الشوق اقلقنی الیھا ولم اظفر بمطلوبی لدیھا

نقشت مثالھا فی الکف نقشا وقلت لناظری قصرا علیھا“

علمائے کرام نے نعلِ مقدس کے نقش کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لیے وہی اکرام واحترام جو اصل کے لیے تھا، ثابت ٹھہرایا اور اس نقشِ مبارک کے لیے خواص وبرکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں کثیر اشعار کہے اور اس کی تصویر میں کتب تالیف کیں اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا: جب اس کی آتش شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا، تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔“ (مطالع المسرات، ص144، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ، فیصل آباد)

امام قسطلانی نے لکھا کہ ابواسحاق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ ان کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد نے فرمایا: ”ومما جرب من برکتہ ان من امسکہ عندہ متبرکابہ کان لہ امانا من بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین کل حاسد وان امسکت المرأۃ الحامل بیمینھا وقد اشتد علیھا الطلق تیسر امرھا بحول اللہ تعالی وقوتہ“ یعنی: نقشِ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے یہ ہے کہ جو شخص تبرک کی نیت سے اسے اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبے سے امان پائے اور وہ نقشِ مبارک کی برکت سے ہر شیطان سرکش سے اور حاسد کی نظر سے محفوظ ہو جائے اور حاملہ عورت دردزہ کی شدت میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے، بعنایت الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

(المواھب اللدنیہ، المقصد الثالث، ج2، ص467، المکتب الاسلامی، بیروت)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”اسی طرح طبقۃً فطبقۃً شرقاً غرباً عرباً عجماً علمائے دین وائمہ معتمدین نعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے **نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے** اور انہیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفع امراض وحصول اغراض میں اس سے توسل فرمایا کیے اور بفضل الٰہی عظیم وجلیل برکات وآثار اس سے پایا کیے۔

علامہ ابوالیمن ابن عساکر و شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علمانے اس باب میں مستقل کتابیں تصنیف کیں اور علامہ احمد مقتری کی فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجمع وانفع تصانیف سے ہے۔ محدث علامہ ابوالربیع سلیمان بن سالم کلاعی و قاضی شمس الدین ضیف اللہ رشیدی و شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقتری وسید محمد موسی حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح و شیخ محمد بن فرج سبتی و شیخ محمد بن رشید فہری سبتی وعلامہ احمد بن محمد تلمسانی موصوف وعلامہ ابوالیمن ابن عساکر وعلامہ ابوالحکم مالک بن عبدالرحمن بن علی مغربی وامام ابوبکر احمد ابو محمد عبداللہ بن حسین انصاری قرطبی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے نقشہ نعل مقدس کی مدح میں قصائد عالیہ تصنیف فرمائے ،ان سب میں اسے بوسہ دینے سر پر رکھنے کا حکم واستحسان مذکور اوریہی مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی وشرح مواہب علامہ زرقانی وغیرہما کتب جلیلہ میں مسطور وقد لخصنا اکثر ذلک فی کتابنا المزبور (اور ہم نے اکثر کا خلاصہ اپنی مذکورہ کتاب میں ذکر کیا ہے)

علما فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ متبرکہ ہو ظلم ظالمین وشر شیطان وچشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے۔ عورت دردزہ کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو، جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ خلق میں معزز ہو زیارت روضہ مقدس نصیب ہو یا خواب میں زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مشرف ہو، جس لشکر میں ہو نہ بھاگے، جس قافلہ میں ہو نہ لٹے، جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے، جس مال میں ہو نہ چُرے، جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو، جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو، موضع درد ومرض پر اسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں، مہلکوں مصیبتوں میں اس سے توسل کرکے نجات وفلاح کی راہیں کھلی ہیں، اس باب میں حکایاتِ صلحاوروایات علمابکثرت ہیں کہ امام تلسمانی وغیرہ نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص413، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(2)اس سوال کا جواب بھی گزشتہ جواب سے واضح ہو چکا کہ نقشِ نعلینِ مبارک کی تعظیم کا حکم ہے اور ہر اس چیز کی تعظیم کا حکم ہے، جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ علاقہ ہو یا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک سے مشہور ہو اور نقش نعلین پاک کی تعظیم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ہی ہے اور نقش مبارک کو زمین پر رکھنا خلاف تعظیم وبے ادبی ہے کہ ہمارے عُرف میں اسے بے ادبی سمجھا جاتا ہے اور امورِ ادب میں اعتبار عرف کا ہی ہے، کوئی عاشقِ رسول تو کبھی گوارہ نہیں کرے گا کہ نعلین مبارک کا نقشِ پاک جس کی جگہ سر اور سینہ ہے، زمین پر رکھا جائے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:" تواتر سے ثابت کہ جس چیز کو کسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی علاقہ بدن اقدس سے چھونے کا ہوتا صحابہ وتابعین وائمہ دین ہمیشہ اس کی تعظیم وحرمت اور اس سے طلب برکت فرماتے آئے اور دین حق کے معظم اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کے لیے کسی سند کی بھی حاجت نہیں، بلکہ وہ چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک سے مشہور ہو، اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔ شفا شریف ومواہب لدنیہ ومدارج شریف وغیرہا میں ہے: من اعظامہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اعظامہ جمیع اسبابہ ومالمسہ اوعرف بہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے، ان تمام اشیاء کی تعظیم جن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کچھ علاقہ ہو اور جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوا ہو یا جو حضور کے نام پاک سے مشہور ہو۔ یہاں تک کہ برابر ائمہ دین وعلمائے معتمدین نعل اقدس کی شبیہ ومثال کی تعظیم فرماتے رہے اور اس سے صدہا عجیب مددیں پائیں اور اس کے باب میں مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج21، ص414، 415، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے:" امورِ ادب میں قطعاً عُرف کا اعتبار۔ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں: فیحال علی المعہود حال قصد التعظیم، تعظیم مقصود ہونے کے وقت اسے عُرف پر محمول کیا جائے گا۔"

(فتاوی رضویہ، ج5، ص650، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید اسی میں ہے:" قرآن مجید اگرچہ دس غلافوں میں ہو، پاخانے میں لے **جانا بلاشبہہ مسلمانوں کی نگاہ میں شنیع اور اُن کے عُرف میں بے ادبی ٹھہرے گا اور ادب وتوہین کا مدار عُرف پر ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج4، ص609، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعلین مبارک کا جو نقش مسلمانوں میں معروف ومشہور ہے، یہ نقش اصل نعلین مبارک کے مطابق ہی ہے، تبع تابعین کے زمانے سے ہر دور کے علما اس کے نقشے لیتے رہے، اپنی کتابوں میں چھاپتے رہے اور اس کی برکات بیان کرتے رہے ہیں جس سے امت میں نقش نعلین پاک کی شہرت ہو گئی اور کسی شے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام سے عوام وخواص میں مشہور ہو جانا ہی اس کی تعظیم وادب کے لیے کافی ہے، اس کے لیے علم یقینی یا سند محدثانہ کی اصلا حاجت نہیں ہوتی، لہٰذا اس شخص کا یہ دعویٰ کہ یہ نقش اصل نہیں باطل ہے کہ دعویٰ بلا دلیل ہے اور اس کا اپنے باطل خیال کو پیش کر کے لوگوں کو نقش نعلین پاک کی تعظیم وادب سے روکنا اس کی بدنصیبی وسخت محرومی ہے۔

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:" ایسی جگہ ثبوت یقینی یا سند محدثانہ کی اصلا حاجت نہیں اس کی تحقیق وتنقیح کے پیچھے پڑنا اور بغیر اس کے تعظیم وتبرک سے باز رہنا سخت محرومی کم نصیبی ہے۔ ائمہ دین نے

صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے اس شے کا معروف ہونا، کافی سمجھا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 21، ص 412، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فتاوی رضویہ میں ہے: "دین حق کے معظم اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کے لیے کسی سند کی بھی حاجت نہیں بلکہ وہ چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 21، ص 415، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک سے کسی شے کا مشہور ہو جانا ہی تعظیم و ادب کے لیے کافی ہے، سند کی اصلاً حاجت نہیں، لیکن پھر بھی ائمہ نے احادیث کی طرح نقشِ نعلین پاک کی باہتمام تام روایتیں کی ہیں۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اب ہم بنظر اختصار ان باقی ائمہ واعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں **جنہوں نے نقشہ مبارکہ بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا۔** اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، **احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں،** جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے، وباللہ التوفیق۔

(۲۶) امام اجل ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس ابو الفضل بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علماء مدینہ طیبہ وائمہ محدثین ورجال صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، 167ھ میں انتقال فرمایا: انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر تابعین وتبع تابعین کے زمانے میں **نعل اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علما لیتے رہے۔**

(۲۷) ان کے صاحبزادے امام مالک کے بھانجے اسمٰعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری وامام مسلم کے استاذ اور رجال صحیحین اور اتباع تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں اور امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر، 226 ہجری میں وفات پائی (۲۸) ان کے شاگرد ابو یحیٰی بن ابی میسرہ (۲۹) ان کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی (۳۰) ان کے شاگرد ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ مکی، (۳۱) ان کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی (۳۲) ان کے تلمیذ محمد بن الحسین الفارسی، (۳۳) ان کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری، (۳۴) ان کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم حلی ابن عبد السلام بن حسن رمیلی (۳۵) ان کے شاگرد شیخ عیاض (۳۶) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل

حافظ الحدیث قاضی ابو بکر بن العربی اشبیلی اندلسی(۳۷)ان دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ(۳۸)ان کے تلمیذ ابن الحیہ(۳۹)ان کے شاگرد شیخ ابن البر تونسی(۴۰)ان کے تلمیذ شیخ ابن فہد مکی(۴۱)ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال(۴۲)ان کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور ان کے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم بن الحاج ان کے شاگرد ابو الیمن ابن عساکر مذکورین ہیں جن کے اقوال طیبہ اوپر مرقوم ہوئے(۴۳)ح امام اسمعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم ابن الحسین(۴۴)ان کے شاگرد محمد بن احمد خزاری اصبہانی(۴۵)ان کے تلمیذ ابو عثمان سعید بن حسن تستری(۴۶)ان کے شاگرد ابو بکر محمد بن علی منقری(۴۷)ان کے تلمیذ ابو طالب عبد اللہ بن حسن بن احمد عنبری(۴۸)ان کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی (۴۹)ان کے تلمیذ ابو محمد ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد اکفانی دمشقی(۵۰)ان کے شاگرد حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی(۵۱)ان کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن تجیبی(۵۲)ان کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبتی ان کے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم بن الحاج سلمٰی ممدوح ان کے شاگرد ابن عساکر(۵۳)ان کے تلمیذ بدر فارقی، **یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے۔۔۔۔۔** بالجملہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور **نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماو صلحا میں معمول اور رائج ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں** ، تو اب انہیں بدعت شنیعہ اور شرک و حرام نہ کہے گا، مگر جاہل بیباک یا گمراہ بد دین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مہاوی الہلاک۔ **آج کل کے کسی نو آموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین واعاظم علماء معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے**، عاقل منصف کے لیے اسی قدر کافی ہے"

(ملتقطا از فتاوی رضویہ، ج21، ص453تا456، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری مدنی

29جمادی الاولی1438ھ/27فروری2017ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے